رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO. A. 788




M. H. Khan Artist

Designed Lucknow

مطبع ... پریس لکھنؤ میں ... باہتمام ... شائع ہوا

قیمت فی پرچہ

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر حنا خاص ترکیب سے بنتا ہے

# منیجر کی نہایت ضروری گزارش

## قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعمہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا بوجہ اس کے کہ لاگت کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیان ناظرین معلوم نہین کر سکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحانا تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپکے حسب طلب اور مذاق کے موافق معلوم ہون تو چھ مہینے سے اور پھر تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ الخیر فیما وقع۔ بندہ بہر حال ایک شہور پیپ ... پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو اُنھین لازم ہے کہ چھ سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائین۔ ہم اور ہم نہین تو قدر کو شش سے فائدہ اٹھائین۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہین۔ یہان سے تو ہم پرچہ روانہ کرتے ہین دوراستہ مین گاؤ گپ ہو جاتا ہے لیکن پیشتر ہر نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دو لکھنے پر نیاز مند منیجر خود نہین پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے لیکن اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ آئے تو زیادہ سے زیادہ ... اور زبردستی نہین کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت مین منیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے اُنکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور اُنکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف وخوشخط مین کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن مین نہو فقط

## نوٹ

جو حضرات خریدار ہین اُنھین خطوط اور منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

**منیجر اودھ پنچ لکھنؤ**



*لطف ... کے استعمال کا ... معلوم ہو ... مفصل اشتہار صفحہ ... کے درمیان ... مین ملاحظہ ہو۔

جلد ۲۱ نمبر ۸

# مضامین

(مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۲۶ء)

## غزل

جب میں تصور اُسے ڈھونڈنے چلا جانے کے لیے
قیس صحرا کو چلا ہے غم بھلانے کے لیے

خون آنے کا نہ دامن تک، بیکے جانے کا دم
آندھی آنے کے لیے ہے دھوپ جانے کے لیے

جب کبھی وحشی کا بچہ منہ لگا لیتا ہوں میں
وحشت دل خود آتی ہے مجھکو ستانے کے لیے

آ رہی ہے اُمید شاید قیس کر
پھر رہا ہے آج پانی وہ ہنسانے کے لیے

کو رات شب سے وصل تک کا حال ہے کہانی نہیں
وہ ورق کر میں کے ایسے فسانے کے لیے

یہ کے بیکسی و بے رسی میں بیجا و
قصۂ غم جب گئے اُن کو سُنانے کے لیے

بے سبزہ اور بیجا سب خاش چھا جائے آہ
پھر جگہ ہر زمان نہ پائی سلانے کے لیے

راقم سید خاش کراروی

## اے نرگس!

بر سبزہ زار نرگس کی وہ جو اگر خاطر نگیں ہے اے یار کی
عیش پرستی دیکھ رہا ہے اور بے بیچ و لب و پیراہن کی

| | |
|---|---|
| اے نرگس شوخ چشم شہلا | تیرا دل جانا ہے بڑا اے تو |
| ما کے بہار لے مجلس سرگرم | تا چند بکسر خوش نظر رد |
| وہ طرز چمن لعل و دلہ | استادہ بہ پا ہست مخمور |
| بگرفتہ بہ دست جام زرین | بے پردہ بیا بہ بزم مسرور |
| با عیش طرب بہار نزدیک | وز عشت و طرب انا ورد |
| ہے جو غریبی نوا خاش در گرم | بالا رخان حضرت مسرور |
| ہر روز دل شاد چاکست | تا رو تحسین چاردوزک مسرور |
| ہر شب نیجا بہ بزم رندان | بے پردہ دلی آفاز مسرور |
| آراسته بزم از ربیع ست | خوبان ہمہ ناظر و مشکور |
| لیکن تو گمان ببرکہ ہستی | بر بلد از میش کردہ مشہور |
| از بہ تعبیر دو رہیں زمانہ | ایں نکتہ بخود عقل مشہور |
| ہر جاکہ وہ ہر جام شیشہ ست | او مست شراب خویش ز مخمور |
| تنہا بخود آکہ تو ہم آخر | گر زیں ہوائے نفس منظور |
| آنچہ تو فزوں ز حد بر نرگس | تعقیب کنکہ ہست مغرور |
| روشن تر از ایں اگر بگوئی | از سر کہ شدہ چشم نرگس نسیم |

شیریں تر از ایں ہی زبان گفت

دفت سے از ایں ہمی توان سخت

نیاز کا دہ

## ہم ہوں مجسٹریٹ ہوں جناب

میاں لوا جائے نے پل کا ندھے سے اُتار کر ایک کونے میں رکھا تھا اور دوسرے کونے میں ڈول زمیندار کے سامنے ہاتھ جوڑ کے کھڑے ہو کے اور بزبان بیچارگی فرمانے لگے حضور میرا حساب کر دیا اب ہم گھا بیچاں کام کاج نہ کریں گے۔

زمیندار صاحب بھوچکا ہو کے دیکھنے لگے۔ بار بار پوچھا کہ بھائی آخر وجہ سبب؟ مطلب حسب حیث طلب غرض غایت کچھ تو کہو۔ تیری رگ ٹیڑھی کیوں ہو گئی۔ کسی نے کچھ کہا سنا مارا پیٹا۔ تنخواہ چڑھ گئی۔ بیمار ہو گیا۔ گھر سے کوئی بُری خبر آئی۔ لوا ہی نہ کرے گا تو کیا کرے گا؟

مگر لوا ایک ہی رٹ لگا رہا۔ ہمارا حساب کئے دیو۔ آپ جانئے خاطر داری کی بھی حد ہوتی ہے۔ کام کا آدمی کا ریلن بغیر تعیین وہ دیا جب دونوں عیشیں نوٹس دیئے استعفا دیا۔ پھر میں جو تا لی کے وقت، زمیندار کر دیا تھا تو انھوں نے ڈرتے ڈرتے ہاتھ کے طول اور چوڑائی کے عرض کا جوتا سنبھالا اور کہنے لگے جیا تو وہ کیوں جائے گا۔ کہاں جائے گا۔ مونا بیچ میں ہے۔ چربی بڑھی ہے سال لگے ہیں۔

طرز کار و قہر تھا۔ لوا ہے صاحب نے دانت نکال دیئے صاحبو اب صاحب صاحب صاحب صاحب) بتائے دیتے ہیں مجسٹریٹ سکے دیے سے سرپنچ ہوئے

تک ہو لوا ڈیلی کی ڈیم وڈرٹ مرادوں بیان تکس جات ہیں۔ نے اس وجہ سے ہم بیچاں ان جگہ ڈالک کہیں کہ ہم ہوں جیسی آدمی گنتی ہو ایسی ان کمائی کھولی ٹھاٹھ ٹھاٹھ ہیں ہے اور کا دعوا ہے۔

زمیندار: اچھا تو پھر؟

لوا: پھر کیہہ نا ہیں ہم ہوں مجسٹریٹ (مجسٹریٹ) ہوئے جاب۔

زمیندار صاحب ہنسے اور ہنسے بچکے وہ چار شفقت کے ہاتھ لوا کے گال پر تفصیل ہوئے۔ مجسٹریٹی کا جنون معمولی جنون نہیں۔ پھر ایک دن بیٹا یہ جا بل ہوا ہے کی اُلٹی کھوپڑی میں اس بھوت کا سمانا خالی از علت نہیں ہو سکتا۔

زمیندار: ابے گوار مجسٹریٹی۔ یہ منہ اور مسالا۔ کچھ بھنگ تو نہیں کھائی ہے؟

لوا: نہیں۔ بھانگ وانگ کچھ ناہیں کا لونڈی رکھی نام کر کے گاؤں کا گاؤں آسمان آجکل مجسٹریٹ ہیں۔ گوتو بھیا (بجا ہو بچا) آئے کو ذکری آئے اگر وہ ایک ہی سار۔ تو پھر مجسٹریٹ کھلا۔ اس بیٹھ کے کھا کا قضیہ کرت ہے تو مجسٹریٹ جیسے مجسٹریٹ۔

زمیندار: اچھا تو یہ کہ۔ پنچایت کے پنچ بنا چاہتے ہو۔ ابے وہ مجسٹریٹی نہیں ہے۔ بجا پنچایت کے پنچ میں رکھا ہی کیا ہے۔ بڑے گئے پنچ تو کیا گھاس گئے کیا؟

لوا: ان ان سرپنچ میں کے ہم ہوں بھے (درسے) ارے صاحب۔ لیس بچا کے (فائدے) کی بات ہے۔ دیکھو صاحب تم تو گئے ان رسامات ہو۔ زندگی میں خدمت کرتے گئے ہو پیچی (جوتا) ہاتھ سے رکھ دیو۔ تو ہم کہی۔ پنچ بنا ان لیس بجا ہے۔ آگی (اینی) کہ گاؤں کا ان کو نت ہوت ہے۔ گاؤں کے مورث مورث ستی آن شہر (نزدیک) آئے کے چودھری (دست) اکرت ہیں۔ جن کی دارادار مقدمہ تنگ گی ہوت ہے اور سار بچر زندہ بچت گوٹس و دعوت دیت ہے۔ اور سب سے نیک بات تو یہ ہے کی جون سنسٹر میں دست حکم (زناد) وستانگی سبھی ہاتھ کرایان اور گیرن چل سارے گئے کے جیالات (حوالات)۔

زمیندار: اچھو۔ لاسنی سے یہ ارادے ہیں۔

جانتے ہو گورنمنٹ (دوشرت) بیچنے والے کے آگے کے ہاتھ بیچے ہوتے ہیں؟

بدھوا :- ہم کا کا گنوار بتاؤ۔ گنگا کی قسم ہم ہون گورنمنٹ لیت ہے ایکو کچھو نہیں جانت۔ کچہری ماں گورنمنٹ۔ تھانا ماں گورنمنٹ ریل کے کارکھانے والے ماں گورنمنٹ۔ بیشترن کی جاوار (استرن کی جماعت) ہی ماں گورنمنٹ صاحب کی وردی ماں گورنمنٹ۔ کون کا بات ہے ہی ماں (جس ماں) گورنمنٹ نا ہین؟ پنچایت ماں گورنمنٹ چلت ہے۔ ارے دیکھو وہی میاں کا نا ان ہے۔ پیٹ ماں ہے منگا ماں نا ہین آوت۔ ارے اوئی صاحب جون کرسی پر بیٹھے ہیں۔ کچہری ماں کرت ہیں۔ انگریزی ماں (حسن ہین) بیچارا بالصی لوگ ہے۔ ستھنا پھرے (پنچ) نسکے مشہور ہیں ماں سرکاری (سرکاری) ایسی ہواے (ممالک) پر نالا کرت ہیں۔ وہی وہی جن کے نداسے (ڈیرہ صی) ہم کھولا کا لیوا (درخت) والے جیسے (ایسا نا) اکر نا ہین۔

زمیندار :- ارے تو پہلیاں بجھا تا ہے۔ صرف کوئی سیدھے پھر ان کے حال سے کیا مطلب؟

بدھوا :- ارے ماں سہون (وہ بھی) بیشتر ہین؟

زمیندار :- ہندو ہیں کہ مسلمان؟

بدھوا :- صاحب جو گورنمنٹ لیت ہے اور کا دھرم گورنمنٹ ہے۔ او سب تو ہندو نہ مسلمان نہ کرسٹان۔

زمیندار :- اچھا پھر؟

بدھوا :- اور جو گورنمنٹ لیت ہیں اوتو اونی سے عداوت بھئی۔ جیسے پنچایت ماں دھوکر اسے کہ دوسرے دوسرے لوگ (نہ جانے کا بات) ان سے رکھتے ہیں۔ گورنر کا چودھری ماں پھنسائے دیت ہیں کرو سے کوئی بڑکا (فرضی) مقدمہ پہ دونوں ٹکا سے لیت ہیں۔ اب کا کہی کون کران کا چاہت ہے۔ سرکار ہم جہاں بیشترن جاؤ۔ جیسے تمام زمینداری۔ ہمار سا گئے اور ہم جہاں بڑے صاحب پھر جاسکے اور بھی (فرضی) مالک دیکھی۔

شق منسوخ ہی۔ انچارج اس پنچایتی کی اور سے اچھی طرح واقف ہیں۔ خواہ مخواہ کی حکومت کا یہ بھی ایک بھلا چنگا ذریعہ ہے۔ زمیندار صاحب ہیں جیسے

نظر آئے؟ نہیں سوکھا پڑا کر حضرت بیرگاہی بنا کر اور جیل سے بالکل پاک ہے حقیقت ہیں ہو جو ہوا کہتا ہے خدا ہندوستان غریب کی جان پر رحم کرے۔ قصے حساب بلا وجہ لکھے جاتے ہیں یہ سب اس کی جان کا جنجال اور گردن کا پھندا ہو جاتے ہیں آنریری مجسٹریٹ، آنریری منصف، آنریری اسسٹنٹ کلکٹر اسی لیے بنائے گئے کہ مصارف میں کمی ہو پھر ان کے سر سے ہجوم کار کی بلا ٹلے۔ خواہ کچھ زیادہ مصارف کا بوجھ پڑے مگر یہ اہل معاملہ دوڑ دھوپ کی مصیبت سے بچیں۔ اسی طرح کونسلیں بنائی گئیں کہ جنہیں وضع قوانین کا سامنا اہل سب کو کرنا پڑے ضرورت کے موافق قانون میں اصلاح و ترمیم ہو سکے۔ سہولت کے ساتھ قضیے طے ہوں۔ علیٰ ہذا القیاس پنچایت کا دستور سرکاری فرد دی ہو کھا کام۔ ساخت حال پنچوں کا وجود گویا ان کے کی طوالت بیجا کا اصلی دفعیہ ہے۔ گویا وہ ہر ایک زحمت زحمت نظر آرہی ہے خوف وہ کہ پنچایت کا فیصلہ اپیل نظر ثانی نگرانی کا محمول نہیں پاتا۔ ان کی بابت فریاد ادھار بیٹھے گا۔ یہ کام حکومت کا نہیں۔ سچ پوچھیے تو آبادی کی بزدلی اور خود غرضی اس کی ذمہ دار ہے۔

مولانا یہی خدا کے واسطے کوئی راہ ایسی نکالیے کہ دیہاتی بھائی بھی خواب غفلت سے بیدار ہوں شہریوں کی طرح وہ لوگ تو وادا حیلہ جو نہیں ہیں ان میں محنت و مشقت سے روزی کمانے کی روح ابھی موجود ہے۔ جھوٹ اور فریب بہت کم ہے۔ اگر ان کے خیالات و اخلاق کی اصلاح کی جائے تو ابھی وقت ہے زیادہ وقت نہ گزرے گا۔ خدا نہ کرے جو مرض پختہ ہو جائے۔

اردو گو لوگوں کا یہ خیال کہ جتنے عہد سے ہیں خواہ آنریری ہوں یا منفعت کے سب کمائی کا ٹھیکرا ہیں بڑھتا جاتا ہے۔ عہدے پانے کی خواہش اس لیے پیدا نہیں ہوتی کہ قوم کی خدمت کرینگے مظلوموں کی داد رسی کرینگے۔ ظالموں کو سزا دینگے بلکہ اس کا سبب لوگوں کو پسند آتا ہے کہ گیا دینگے

دھینگی کی ہے۔ کیا ظلم کی ناک چوٹی ہے۔ کیا رخوت لے کے گھر بھرا ہے۔

سنا آپ نے۔ لیڈر ملا فرمائیے ہم جہاں گھر دیکھ کے جات ہیں بڑے صاحب کے تیر صاحبوا بنائے دیو ہم جون کا گھر۔ رام تمھار بھلا کرے۔ اب ہم کا ہوا دکان پر گواہ نہیں ہے نیٹی چلاؤ۔ ہمار حساب سکے دیو۔

واقعہ ---

---

## نقد انتقد

حضرت! ایک مشت استخوان پر اتنا ستم کہ جتنا بہر تصنیفوں پر ریویو کرے نا جائز ہے آپ کا تو کچھ بگڑتا نہیں۔ جسکو دیکھیے ہیں کہ کان پکڑا کی طرح بچا لیتا ہے سچی بات کہتے ہیں ہمارا دل ہیں گھٹتا اور نہ کسی کے گال پچلاتے ہیں اچنا نہ بیکے رخسار پر خدا نخواستہ ورم کا حملہ ہوتا ہے گو اس قدر وہ کسے تیور پڑھتے ہیں کہ مفلس کی جبیں ورز نگا ہیں ان پر سے قربان۔

خیر اب تو سر پر آہی پڑی جھیلیں گے۔

(۱) تاریخ عجیب۔ منشی خیر محمد صاحب امین حامی حافظ رحیم بخش کا کوری کی چھوٹی سی تالیف ہے۔ حضرت سلمان فارسی صحابی خاص حضرت رسالت پناہ کا مختصر حال اس میں لکھا گیا ہے مگر اتنے ہی حصہ پر قناعت کی گئی جتنا کہ رسالہ ابہ میں ہے۔ رسالہ ایک مختصر یادداشت ہے اسکے مصنف نے دریا کو زے میں بند کرنے کی سعی کی ہے۔ سلمان ایک جلیل القدر بزرگ فرد تھے ان کا حال جستہ جستہ کتب سیر میں موجود ہے اگر زحمت گوارا کرتے تو ہمارے مولوی خیر محمد صاحب آسانی کے ساتھ ایک موٹی تازی ضخیم جلد لکھ سکتے تھے مگر انھوں نے فاقہ دور اور دیگر فضائل اخلاقی وشرعی پر زیادہ توجہ کی ہے۔ خیر یہ ہم غنیمت ہے قیمت ہے چھوٹے ہیں جو صفحہ کا مجموعہ ایسا ہی خیر محمد مشین ساز آباد لکھنؤ سے مل سکتی ہے

(۲) ماہر ہند جلد اول - مس کیتھرین میو کا جواب جو ہندوستان کے متعلق مرتب ہو کر بصورت رسالہ اردو میں پنڈت منشی ... ملیح آبادی ... لکھنؤ مرتب ہو کر شائع ہوئی۔ کتاب خود جاذب و دلکش کا نمونہ ہے اس لحاظ سے اگر جناب مترجم کا نام گرامی دکھائی دیگا ... تو زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں۔ مطلب فراخ ہے جو لوگ انگریزی نہیں جانتے وہ آسانی اس میں وہ صورت کی ناکام اور بعض مقامات پر اپنی تفتیش ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

کتاب شیطان کی آنت ہے اور اکثر مقامات قابل رحم و شرح میں۔ وقت ... مضمون کچھ ایسے ... مس کیتھرین میو کسی قوم کی رگ میں ... میں پبلک صحت ... اور ... کے ... اور استعداد کی ... بیان ... نے آ ... گروی ... سے ہر رنگ ... بغیر ... روز مستورات بھی ... ہیں ... پچ ... کے بیٹے تمام نہیں ہیں۔

بہرحال اصل کتاب بہت مشہور ہے اور جو ... والے ... کے دیکھیں جیسی بھی خوب ہے۔ چھپائی تعلیق کے ... ۲۰۰ صفحہ پر تمام ہوئی ہے۔ مولوی محمد ادریس صاحب نے ایک مختصر مقدمہ بھی شروع میں لکھا ہے۔ زبان آسان ہے۔ قیمت نہیں معلوم ... مطبع یوسفی فرنگی محل لکھنؤ سے طلب کیجئے۔

---

(۳) نسانہ جلد ۱۵ نمبر (۱) مشہور ماہی پرچہ ہے کا نپور سے نکلتا ہے جو منشی دیا نرائن صاحب نگم بی اے اس کے اڈیٹر ہیں جس پابندی کے ساتھ انہوں نے یہ رسالہ جاری رکھا انہیں کا دل گردہ ہے۔ ورنہ اردو پرچے کی عمر بھی دس سال ہے۔ لیکن اسکو دیکھیے جسکی عمر ۱۵ سال ہے اور اس زمانے میں شعت سال ... کی ... کے بعد ... تاکہ ... سے ... کرنے کی قوت رکھتا ہے۔

زیر تنقید نمبر میں ... ایک ... تصویر ... نے ... کے تخیل کی ... کی ہے مگر ... اس ... کے زمانے سے بھی

کہ ادھر کو بنا ہے جس ... عاشق ... ہیں دو نوں کی آنکھوں ... مستی کا اثر ہے۔ ... ان میں اگر ایک کے ہاتھ میں ... تو ... ڈال کے ... ڈال کر ... معلوم ہوتا کہ شاعر کون ہے اور شاعر کی ... چوڑیاں والے ہاتھوں میں ... ہے اور ... پہننے والے شاعر کے ہاتھ میں ... ہوا گر گیا ہے وہ گو ... انگوں اور گلاب کے پھول کی صورت اختیار کر کے ... میں ... کی جھیری کی طرح اُڑتا پھرتا ہے۔ ... کے زمانے میں ... عذاب نازل ہوا تھا جس ... لگا تے تھے ... ہو جاتی تھی۔ یہاں خراب پھول ... کے ... اصل لیکن ... از کے اور باعتبار صورت گری و نکاشی قابل داد ہے۔ کیسی ... اڑانے والے ... کا ایک مصرعہ کیا تھا

## سید برادران کا ڈلفیس فنڈ

### برادران ملت کے سامنے چند معروضات

جناب من تسلیم!

[illegible]

والسلام

آپ کا خادم ۔ غلام محی الدین خان ناظر ریاست لاہور

اڑتی ہے خراب پھول بن کر

غالباً مصور کے خیال کا ماخذ یہی بیہودہ مصرعہ ہے اس تصویر کے بعد ... اور ادبی نثر ... مضمون میں یہ مضامین بیجا نہیں ہیں۔ ... کے عنوان سے پنڈت شیو نرائن صاحب ... لاہور کا مضمون قابل توجہ ہے۔ آپ متعصب ہندوؤں کو سنسکرت کے ... اور متعصب مسلمانوں کو عربی کے ... زبردستی عبارت میں ٹھونسنے سے اجتناب کرنے کی نصیحت کرتے ہیں ... ۲۴ سے عنوان کربلا ایک ڈرامہ شروع ہوتا ہے اسکا اگلا حصہ ہم نے نہیں دیکھا۔ یہ ڈرامہ کوئی تاریخی حیثیت نہیں رکھتا۔ خیالات زیادہ تر ان ... سے ماخوذ ہیں جنہیں شعرائے زبان حال ... جذبہ یہ ہے کہ امام حسین کی بیکسی ... ہاتھ ایک ... رہا ہوا ... رفقا کے ساتھ مظلوم گروہ کی اعانت پر آمادہ ہوئے ... ان کو بھی تلوار کے گھاٹ اتارا۔ یہ تخیل غالباً امام حسین کے اس قول سے ماخوذ ہے جو لڑائی کے آخری وقت آپ کی زبان پر بطور اتمام حجت جاری ہوا۔

---

### نوٹس حسب دفعہ ۲ ایکٹ نمبر ۳ ... ۱۹۰۹ء

بعدالت ... جعفر حسن صاحب ... مقدمہ ... ایکٹ نمبر ۳ ... ۱۹۰۹ء

... ساکن ... تحصیل ... ضلع ... سائل

بنام

دام ... فریقان فریق ثانی۔

درخواست ... ایکٹ نمبر ... ۱۹۰۹ء ... فروری ۱۹۳۰ء ... ساکن ... فروری ۱۹۳۰ء ... جواب ... ایک سال ... درخواست ... کرے۔

... اگر ... کی دستخط ...

مہر عدالت

اگر تم اپنے نبی کے فرزند سے بیزار ہو گئے تو پھر وہ منہ کی جانب کون کر جائے ؟

یہ خواہش پوری نہیں ہوئی لیکن ڈرامے کے مصنف نے عوام اہل ہند کی حمیت کا نمونہ اس طرح پیش کیا ہے کہ اگر تم ہندوستان چھوڑ کے جانا چاہتے ہو تو چلے آنے تک ہم دل سے تمہاری حمایت میں کوتاہی نہ کریں گے۔ ڈرامے کے مصنف کی نیت بخیر ہو۔ مگر جہاں کہیں حق مسلمانوں کے نام ہیں ... مسلمانوں کو ڈرامے کے شریک ہونے میں کلام ہے۔

بہرحال "زمانہ" کا یہ نمبر خوبیوں سے خالی نہیں ہے۔ ڈاکٹر انصاری اور مرحوم حکیم اجمل خان کی تصویریں بھی اس میں ہیں اور کئی نظم و مضمون بھی ہیں جیسے شوق ہو منگا کے دیکھیے پرچہ کی قیمت آٹھ آنے ہے۔

---

(۳) عجیبی لمرٹ سہر۔ دہلی پرچہ ہے خوبصورت مختصر لطیفے سب اخبار (تک) ہے یا تصویر ہو مضامین برے نہیں ہیں۔ ایک ترکیب لوگوں نے یہ بھی خوب نکالی ہے کہ مضمون کہیں سے نقل کیا اور نیچے لکھ دیا: "ماخوذ" یہ ایک متعصبانہ جنگ ترقی بلکہ عیاری ہے۔ کہ "ماخوذ" لکھیے اور "ماخذ" کا پتہ نہ دیجیے۔ اے حضرت مضمون اگر اچھا نہ تھا تو آپ نے اخذ کیوں کیا؟ اور اچھا ہے تو جس غریب نے محنت کی ہے یا جس نے مضمون اپنی کوشش سے حاصل کیا ہے اس کا نام کیوں نہیں لیتے؟ یہی نہ کہ اب جو اس پرانے مضمون کو آپ کے پرچے سے کوئی نقل کرے تو لکھ دے کہ "عجیبی لمرٹ" سے یہ پھول چنے ہیں وہ یہ نہ لکھے گا کہ انھوں نے کہیں سے مضمون اڑایا تھا۔ پرچہ کی قیمت ؏ سالانہ ہے۔ اس میں ایک مضمون عروض پر مسلسل نکل رہا ہے۔ غالباً مفید ہوگا۔

---

(۵) ماہ نامہ "چار شریف" پٹنہ۔ ... اس ... سے شائع ہوتا ہے ...

اُردو کی صورت سے جلتے ہیں حالانکہ بولی اُردو ہے۔ ان لوگوں کے بارے ہوتے ہیں کیا کلام ہے جو اپنے گھر میں قدردانی کو ترس جائیں مگر یہ بے پروا ہو کے ایک کہانی "جان حسن" پال لیں۔ پھر مضمون کا اصل کی طرف متوجہ ہے مسٹر غلام جلیل الرحمن بی اے ایڈیٹر ہیں سالانہ چندہ ؏ ہے۔ اُردو کے عاشق آج کل وہی لوگ ہیں جن کا عمل اس قول پر ہے۔ دنیا لینا کیسا محبت عجب چیز ہے۔ خدا کرے خالی خولی محبت جتانے والے سو کمی سالگی تعریف ... والے اور صاحب "قوم محسن ملت" کا خطاب دے کے اپنا سرا ابسا مضمون چھوڑنے والے ہمدردوں کے علاوہ سے نقد خریدار مل جائیں۔ کام چل نکلے۔

(۴) نیرنگ ریاست رامپور یوپی کا خاص نمبر نامہ سرنامہ مشتاق بسنت ۱۹۳۵ نمبر ہے۔ پہلے کی صورت زیادہ صفحہ ہیں۔ مثلاً رنگین سرورق پہ حضرت غالب کی تصویر ہے اور جابجا دوسری تصویریں ہیں مثلاً جناب میر انیس مرحوم۔ مسٹر ... بی اے۔ سرکار خلیفہ ہارون الرشید عباسی۔ کمال الدولہ مصاحب دربار رامپور۔ چکا ... ریوا۔ دھولپور۔ دتیا۔ جیند۔ پٹیالہ۔ مالیر کوٹلہ۔ گوالیار۔ ... سرور کی مہم نجم الغنی ... مرے ہوؤں کا ذکر نہیں مگر جن زندہ حضرات کی تصویریں دی ہیں ان کا تھوڑا بہت حال ضرور لکھ دینا تھا۔ خصوصاً وہ عجیب و غریب شخص جو تن تنہا اتنی ریاستوں کا مصاحب ہے۔ واللہ عجب دل گردہ ہے۔ ایک ہندوستانی رئیس کے نخرے تو مشکل سے اٹھ سکتے ہیں نہ کہ اتنے خدا کی غضب کی مصاحبت؟ ان سے پوچھنا چاہیے کہ میاں تمھارے سینے میں دل ہے یا سل؟ ہاے تنگ قسمتی

کمال الدولہ۔

تصاویر کے علاوہ ایک خوبی اور بھی ہے یعنی خوبصورت تحریروں کا عکس جس کے قلم ہیں ... رام ... لکھنؤ۔

کاغذ پر لکیریں کھینچی ہے۔ ایک خاص کیفیت ... کے سامنے دل کو ہوتی ہے۔ پھر کاسی طرح ہم انھیں حضرات کی ذات سے مخصوص نہیں جو جگہ لیاقت اور استعداد خوش شکلی کی بنا پر دسمبر ۲۳ ... وہ کام کی بات کہتے اور صفحہ کا ... علمی خدمتیں انجام دیتے ہیں اس وجہ سے آگے نمونہ تبرک کے طور پر محفوظ رہنا ضروری ہے۔ ... ہر ایک بنگش نویسی "عجوبہ" ہے۔

اب رہے مضامین تو وہ اچھے بھی ہیں اور بھرتی کے بھی ہیں۔ جو نئے افسانے لکھنے کا دستور آج کل عام ہے وہ کون ہے جسے وہ چار چٹکلے یاد نہ ہوں۔ ان چٹکلوں کو ادنیٰ ... دامن میں ہے وہ عبارت آرائی کے ساتھ ... نہیں آتا۔ لہذا خدا کے فضل سے انشاء پردازی کی دم ... ہوتی ہے کہ اللہ تیری پناہ۔

پھر بھی ایڈیٹر صاحب کی ہمت اور حوصلہ ... کے قابل ہے جنھوں نے چند مشتاق مضمون کے علاوہ ... خدا ان صاحب ... پیدا کر کے تفصیل اجمال کی مہلت نہیں مختصر یہ کہ اس ... تحسین کے مستحق مضامین کا قحط ہے۔ اور اس مجموعہ مضامین میں کئی چیزیں قابل توجہ ... ہیں لہذا مشتاقوں کو تکمیل ذکر کرنا چاہیے کہ رامپور وہ مقام ہے جس نے نواب کلب علی خان کے بعد پھر کبھی اہل کمال کو منہ نہیں لگایا۔ ... ان ... سایہ دولت ... پھل ... کوئی ... تصنیف ریاست رامپور سے منسوب نہیں ہوئی۔ ... کے سالانہ انعام کی رقم کا ... در بھی علم اور اہل علم کی پرورش میں صرف نہیں ہوتا۔ ایسے مقام پر کے نیرنگ نکالنا ایک ... ہے۔ خاص نمبر کی قیمت ... ہے۔ چھپائی لکھائی کاغذ عمدہ ہے۔

---

ہم نے رسالہ اس ارادے سے ... کر لیں گے ... اصل ... گرا



## امتحان محبت

کہے گا کون تم سے عزیز اپنی جان کو بدنام ہو گئے جانے بھی امتحان کو

**حکومت:** میری پیاری گوریاں کرن - کیوں میں بچا دے کرن؟ آ - آ - آؤ

**انڈیا جان:** ارے مردودوں کے ساتھ؟ سنو صاحب! میں کالی تم گورے کہیں پانی گندا ہو جائے - مجھ تم سے بہت ڈر ہے گرہ پڑ جاوا؟

**صدر:** اور بہنو! جا ہے تم کو دو بار کر دو - میں ضرور کودوں گا

جس طرح مسٹر جین وال کے ہاتھ سے بھرے جلسے میں سر جاسل بلیکٹ کے سر پر قلمدان دفعتاً اچھالا ہیں صفحی (۱۲۰) کھل گیا۔ سیاہ زمین پر کچھ سفید سفید نکتے دکھائی دیے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا ستاروں کی بستی ہے۔ مرحوم کے لیے اس کبھی بادلوں کی بستی کی سیر کی تھی۔ یہ بستی ہے مولانا پنچ کی دیکھا جب ہم کل گھر سے آئے تھیں لہٰذا آپ بھی سیر کیجیے۔

مطلع عرض ہے ؎

خراب نور میں ڈوبی ہوئی تاروں کی بستی ہے
قمر پاروں کی بستی ہے

بہشت حسن کے کچھ ہوئے سیاروں کی بستی ہے
کہ گلزاروں کی بستی ہے۔

استعارہ کی ایک قسم جدید ہے استعارہ خواہ مخواہ شراب نور اور بہشت حسن موزون استعارے ہیں خواہ مخواہ کے بچے ہیں بستی یعنی آبادی شراب میں ڈوبی کر حوالہ نوری۔ خراب بھی اور ب مرنے کے لیے۔ نصیر صاف نور کی شراب۔ علاوہ قیاس بہشت حسن میں بار ا کا کرتے ہیں اور آگ کے گھر جاتے ہیں عادت ہو جاتے ہیں تک یاروں کے جائی قریا رے اور پار ہو جاتے ہیں گلزار۔ دوسرا شعر عروس قدرت اک نالہ بُو ہو ہیں جگی حسین نازنین ہوگی۔

یہ دیکھیے قصرِ رنگین کے گلزار کی بستی ہے
طلبگاروں کی بستی ہے۔

کیا سلسلہ ہے کیا الفاظ ہیں۔ واہ۔ زمین بندوبست قافیہ کی اصل محتاج نہیں۔ تشبیہ و رجحہ کی احسانند۔ یہ مطلب و معنی کسی مناسبت کے منتظر ہو جاتے ہیں کہ دیکھیے۔ جھلداروں کی بستی ہے۔ چہکاروں کی بستی ہے۔ جھنکاروں کی بستی ہے۔ مئے خواروں کی بستی ہے۔ جھلداروں کی بستی ہے ہرکاروں کی بستی ہے۔ تیسرا شعر ہے ؎

حسینان فلک مصروف ہیں جلوہ فروشی میں۔
ترکی تاج پوشی میں۔

دیارِ گلستان کے غنچہ رفتاروں کی بستی ہے۔
طرحداروں کی بستی ہے۔

ترکی تاج پوشی نہ ہوئی تو جلوہ فروشی کا لطف ہی کیا تھا شعر اور آخری شعر ہے ؎

فضاؤں میں مقدس ہستیاں سی چھائی جاتی ہیں۔
ہوا میں مسکراتی ہیں۔

خرابات الکیت کے سرشاروں کی بستی ہے
یہ میخواروں کی بستی ہے۔

آج تک یہ نہ معلوم ہوا کہ فضاؤں میں سیکڑوں ہزاروں ہستیاں کیونکر ابر کی طرح چھا جاتی ہیں۔ فضاؤ خود ہی عالم پر چھائی ہوئی ہے۔ خیر وہ چھائے یا نہ چھائے مگر اول آخر نیچے دار وہ استعارہ فرما تماشائے خرابات الکیت کے بعد بیکار رہا۔ ان خواب ہم قائل ہو گئے۔

ہندو "ادب لطیف" کا خیال ہے کوئی کارنامہ نگاہ و قلم کے سامنے آیا اور طبیعت اکتا جاتی ہے خدا کرے جناب شاعر شبیں مقال اودھ پنچ کے خرچاروں میں شمول — بگڑ جائیے۔

راقم
اوبار خاکسار

# مولانا پنچ کی نوٹ بک

## قلمدان کی اوچھل کود

واہ بیل نہ کورا۔ کرو، گن۔ یہ تماشا دیکھے کون سنتے ہیں کی اسمبلی میں سر جاسل بلیکٹ تقریر کر رہے تھے آپ کی مرد آمیز تقریر کا اثر دیکھیے کہ ایک ریڈر کا قلمدان جانثار ہو کے جو اچھلا تو مرحوم ہوت کے سر پر آ۔

تماشا ہے قلمدان پر اثر ہے سر جاسل کا

دوسری روایت یہ ہے کہ قلمدان نہیں دیکھا بیگ زور ہو کے تقریر لطیف کی داد اور دوسرے ہر پیس کے شیدائی میں ہاتھ لگی نگر گھنگھر سیت بجے آ ہو شوق نگین تھا گر خیر گزری جو شہ جیب سے سر سے محفوظ اور لکھن کی شکست سے بال بال بچا۔

مسٹر جین وال ہندوستان ٹائمز کے ریڈر اس قلمدان یا بیگ یا بجان جی کے تھیلے کے مالک ہیں۔ اخباری کاغذات میں بعض وجوہ خارج ہوئے ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ لارڈ برکن ہیڈ نائب وزیر ہند کے الفاظ بیہار آگئیں لے سٹر جین کے دل کی اُمنگ اعتدال سے زیادہ بڑھادی تھی۔ سر جاسل بلیکٹ نے جو سائمن کمیشن کی حمایت میں ایک روز گلا برسایا تو گہاری سے ابھرے ہیں تو کی قوت نے سر آ جیا را بیگ یا قلمدان بھلا اس جوش کا مقابلہ کیا کرتا بلکہ جو دیوانگی ہے ؎

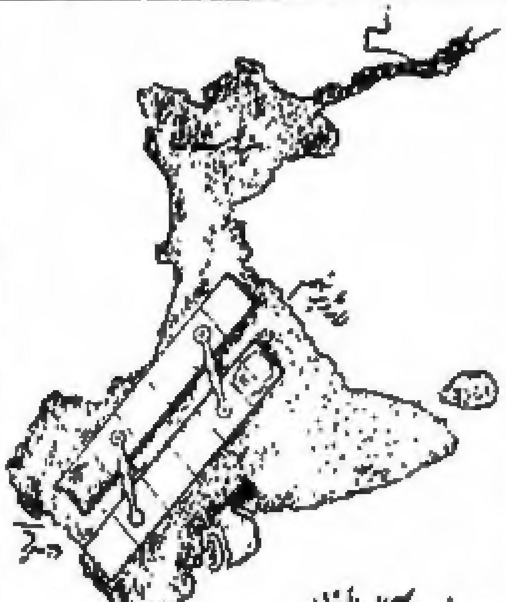
باندازِ کے بلبل از قفس ہندوستان واحد
قلمدان بر سر جاسل بلیکٹ بے قرار آمد

اب معذرت ہے کہ ؎

اس دل بیتاب کی ساری خطا تھی میں تھا
ہماری رائے ہے کہ معذرت صحیح ہے ؎

ادا سازیٔ نرخ از دست عالم ہو نیامت

تاہم یہ بھی تو ہے لارڈ برکن ہیڈ کے نام کی تاثیر ہے جیسی لارڈ بیچارے سنسنی کی میں رکھا ہیں



جدید کالیپالش پیش
جیل ہو رہے سنگے ٹانک ٹون۔ قریب آ رہی ہے

شکست سے سرا تفنصیہ بپچلے" ہی کہتے ہیں۔

## کیون بھی کیا اسی قطع سے ہم آئے تھے؟

شاہی لشکر کا ایک جمعدار آدمی تھا اور اکو جس حمام میں جانا حامی کو چوری لگا تا کبھی کہتا جیب سے روپیہ نکال لیے کبھی کہتا کہ کپڑے غائب ہو گئے۔ سونو تمام حامیوں نے ایکا کر لیا کہ یہ حضرت جب نہانے جائیں تو میل کچیل کی طرح دور کر دیئے جائیں۔ وہ ہی ہوا جہاں گئے وہاں سے نکالا۔ آخر انھوں نے عادت چھوڑ دی۔ گو دہوں کے سامنے تو چوری کا باب میں چوری نہ لگاؤں گا۔ حامی راضی ہو گیا۔ حضرت نے کپڑے اتارے اور حمام خانہ سے حمام میں گئے حامی کو دل لگی سوجھی تو اس نے انکی تلوار پر تلے سمیت رہنے دی اور تمام کپڑے کہیں چھپا دیے جب جمعدار صاحب غسل سے فارغ ہو کے نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ہے نہ قبا ہے نہ دستار ہے نہ شلوار ہے۔ ہے تو پر تلا ہے تلوار ہے خنجر آبدار ہے۔ منہ پر عہد کا چھپر لگا ہوا تھا۔ چوری لگاتے تو گواہ خلاف تھا۔ قائل کرتے بیچارے نے پرتلا کمر میں ڈالا تلوار لٹکائی خنجر ہاتھ میں لیا یک پیچ ورد گوش بر صبح خطری حاسہ خانہ میں ٹہلتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے "اے بھائی حامی انصاف کرو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ میری وردی چوری گئی صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ آج شب انی حامت علی ھذہ الھیئۃ" کیون بھائی میں تمہارے حمام میں ننگا ہی آیا تھا؟"

ہندوستان کے حمام میں بہیئت مشترکہ سنو مسٹر جان بل تشریف لائے اور ایک زمانہ دراز تک ان کو چوری کا سر زوری کا الزام دیتے رہے۔ لاتے ہو۔ دہلی ہو۔ ظالم ہو۔ مجھ لے ہو۔ بد ہو۔ تم نے تیاون چوری۔ اس نے کوٹ اڑایا۔

اب حامی بائیکاٹ پر آمادہ ہو گئے ہیں سچ سچ رہا دل لگی میں پر خاک پر نخرہ پر تلے لگا کے آج گئے ہیں تو یہ میز آڈین نے بیشتی پوشاک پہننے کی قسم کھائی کل بمبئی والوں نے کھدر زنانہ پہننے کا شوق اٹھا یا ہوں کہ حضرات انگلستان کے ترک پر قسم کھانا چاہی تو جرنیل کے بیٹ پر تیغ تانا چاہی۔ پرشیل اور چار ہمہ بیگ بہرے کا سبق اہل ہند رفتہ رفتہ یاد کر رہے ہیں۔ جلیان والے باغ کے سانحہ میں معاف کردار بھلا کا ماحد ہو چکا ہے۔ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے دست بردار کر میں پرانی تلوار لگا کے حمام میں ٹہلنا اور "آج شب انی حامت علی ھذہ الھیئۃ" کہنا ہے ہندوستانی حامیوں کو شست وشو کی اجرت کے علاوہ مزید انعام بھی درکار ہے۔

## حکایت

سائل:- حضور اللہ ایک الاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا بھی بھیجے کا پیٹ بھر دیجئے ثواب ہوگا۔

منعم:- بیٹے پیغمبروں کا نام تم لو گے اتنے ہی روپیہ تمہیں ہم دیں گے۔

سائل:- یہ کیا مشکل ہے۔ سنئے۔ آدم۔ شیث۔ نوح۔ ابراہیم۔ اسحٰق۔ یعقوب۔ موسیٰ۔ عیسیٰ۔ یوسف۔ ایوب۔ اسمٰعیل۔

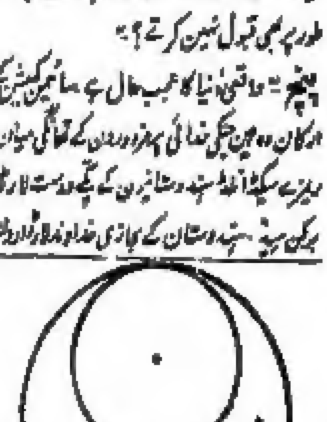
منعم:- بس گیارہ ہی؟

سائل:- نہیں حضور اور بھی ہیں۔ مزخرف۔ مرتد۔ عاد۔ شداد۔ دقیانوس۔ . . . . . . . .

منعم:- عجیب کمبخت ہے یہ بھی نبی تھے؟

سائل:- حضور نبی کیسے انھوں نے تو خدائی کا دعویٰ کیا تھا دنیا انھیں خدا مانتی تھی آپ انھیں نبی کے طور پر بھی قبول نہیں کرتے؟

پیغمبر:- واقعی دنیا کا عجب حال ہے۔ سامنے گورنمنٹ کے ارکان وہ ہیں جنکی بدنامی ہمارے دروں کے کانگی میدان [illegible] ہندوستان کے مجازی خداو مرادا




صادر کرتے ہیں۔ ... گھر بسے ہو چکی۔ مگر لیجسلیٹو اسمبلی اعلان بن نیشنل کانگریس کے بعض ضعیف الاعتقاد انھیں سوجھد بنانے پر بھی تیار نہیں۔

## مسودہ خط برائے سائمن صاحب

ایک صاحبزادے نے اپنے والد کو خط لکھا۔ جناب قبلہ کاہی صاحب بعد تسلیم کے واضح ہو کہ یہاں خدا کی عنایت سے ہر طرح خیریت ہے اور جناب قبلہ کی خیریت میں کوئی جدید خبر دینے والی بات نہیں ہوئی ہاں گھر کی چھت گرنے سے والدہ شریفہ مرحوم ہو گئیں خواہر عزیزہ جنت سدھاریں اور دو پچے ساتھ دو نوکرانیاں بھی لپٹی گئیں۔ بندہ کی بیماری اور سواری کا گھوڑا ... سائمن صاحب کو بھی ہم ایک ایسا ہی خط لکھنے کی صلاح دیتے ہیں مسودہ حاضر خدمت ہے۔

گر پسند افتد زہے عز و شرف

ذریرہ کمیشن بفضل خدا و بجا یہ اعلیٰ ہمارا استقبال خوب ہوا جہاں گئے آؤ بھگت ہوئی کوئی ایسا کوچہ نہیں رہا۔ صرف بمبئی میں بہادروں نے ہر جگہ لوگوں نے ... ملامت کا شور کیا۔ اب جس لیجسلیٹو اسمبلی ہمیں منہ لگانے کے قابل خیال نہیں کرتی۔ انڈین نیشنل کانگریس جیسا کہ آپ کو معلوم ہے پہلے ہی سے بیزار ہے۔ باقی سب خیریت ہے خاطر جمع رکھیے۔

## جلد ہوش آیا

شکاری کے ہمارا چھا آدمی واقف ہیں۔ سنتے ہیں کہ آپ نے ایک اسٹرلین لیڈی مسماۃ مس ... سے شادی کا ... خود ہی کیا ... خادمی کی جان ... کی سلامتی اور گرما کرنے کا تحریری وعدہ کیا گویا وعدہ ہی تھا۔ سینکڑوں خواب بھی وہی ... کہا یہ بیست بیست کے بجائے ... ہمارا صاحب کہتے ہیں کہ ... عشق کی ... وہ ہندوستانی ... کے بعد بھی ... تسلیم نہیں کرتا ہے عقل بھی گھر ... اپنے گھر ... پہلے بھی ... ہے

عشق از این بسیار کرد است و کند

# غذائے روحانی

## معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے ہر جگہ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے



حصہ دوم [illegible]

[illegible] علم سینہ

کو

علم سفینہ بنا دیا ہے





یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی ڈھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

### اُستاد محمد علی خان

سیارہ تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگ کی ڈھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب دیکھ کر اور سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت آسان ہے تمام جملے کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں جس طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو ایک معمولی ادنیٰ سے سازنگی سے کام نکال سکتے ہیں اس کے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نازش بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا نتیجہ اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ نازش یہی ہے۔ قیمت پانچ روپیہ حصہ اول کی قیمت [illegible] فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

---